

سوال: حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ قلبی سکون کہاں پاتے تھے؟

جواب: حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي نے فرمایا: ”میں مکہ و مدینہ میں غریب، بے سہارا اور عبادت گزار لوگوں کے درمیان رہ کر دلی سکون پاتا ہوں۔“

سوال: اللہ پاک بندے پر کس حالت میں انعام فرماتا ہے؟

جواب: حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي نے فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ بندے پر اُس حاجت میں ضرور انعام فرماتا ہے جس میں وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں کثرت سے گڑگڑاتا ہے۔

سوال: کس حالت میں رہنے میں عافیت ہے؟

جواب: حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي نے فرمایا: پوشیدہ رہنے میں عافیت ہے۔

سوال: حضرت سیدنا سفیان عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي نے قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ، سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ<sup>ط</sup> کی تفسیر میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت سیدنا سفیان عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي نے قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ،

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ (۱۸۴) (پ ۹، الاعراف: ۱۸۲) ترجمہ کنز الایمان: جلد ہم انہیں آہستہ آہستہ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی۔

کی تفسیر میں فرمایا: اس کا معنی یہ ہے کہ ہم ان پر اپنی نعمتیں تمام کریں گے اور شکر کی توفیق نہیں دیں گے۔

سوال: حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي نے حضرت سیدنا عثمان بن زائدہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کو خط میں کیا لکھ کر بھیجا؟

جواب: حضرت سیدنا عثمان بن زائدہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي نے مجھے خط لکھا جس میں تحریر تھا: اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا جسم ٹھیک رہے اور تمہاری نیند کم ہو تو کھانا کم کر دو۔

سوال: بروز قیامت تاجر کس حال میں اٹھائیں جائیں گے؟

جواب: حضرت سیدنا رافع بن رافع رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تاجرِ فاسق و فاجر اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جو پرہیزگار، نیک اور سچے ہیں۔

سوال: حضورِ نبی کریم، رَعُوْفُ رَحِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت سیدنا موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے مروی ہے کہ حضورِ نبی کریم، رَعُوْفُ رَحِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے متعلق فرمایا: یہ ہدایت یافتہ و نیک چلن انسان ہے۔

سوال: حضورِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کن تین چیزوں کو نیکیوں کا خزانہ فرمایا؟

جواب: حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں نیکی کے خزانے ہیں: (۱) مصیبت کو چھپانا... شکوہ نہ کرنا اور (۲) پوشیدہ صدقہ... (۳) پوشیدہ صدقہ... (۲)۔ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں جب کسی بندے کو مصیبت (بیماری وغیرہ) میں مبتلا کروں اور وہ صبر کرے اور اپنے ملنے والوں سے شکوہ نہ کرے تو میں پہلے سے بہتر گوشت اور بہتر خون عطا فرماتا ہوں پھر اگر اسے صحت عطا کروں تو اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اور اگر اسے موت دوں تو اس کا ٹھکانا میری رحمت ہوتی ہے۔

سوال: غربت و تنگدستی کا اظہار کرنا کیسا ہے؟

جواب: حضرت سیدنا زہیر بن ابو علقمہ ضَبْعِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ حضورِ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو بگڑی ہوئی شکل و صورت میں دیکھ کر فرمایا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! ہر قسم کا مال ہے۔ ارشاد فرمایا: تو پھر مال کا اثر تجھ پر نظر آنا چاہئے کیونکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو یہ پسند ہے کہ اس کے بندے پر مال کا اچھا اثر دکھائی دے اور اسے غربت و تنگدستی کا اظہار پسند نہیں۔

سوال: حضورِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مبارک دور میں رمی کا منظر کیسا ہوا کرتا تھا؟

جواب: حضرت سیدنا قدامہ بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی کریم، رَعُوْفُ رَحِيمٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو صہبا اونٹنی پر سوار جُمُرہ عقبہ کی رمی کرتے دیکھا ہے، اس وقت کسی کو مارا گیا نہ دھکا دیا گیا اور نہ ہی ”ہٹ جاؤ، ہٹ جاؤ“ کی آوازیں تھیں۔

سوال: کون سی دو آنکھیں جہنم کی آگ کو نہیں دیکھ سکیں گی؟

جواب: حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، شَفِيعُ الْمُعْظَمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: دو آنکھیں جہنم کی آگ نہ دیکھیں گی: (۱) وہ آنکھ جو تنہائی میں خوفِ خدا سے روئے اور (۲) وہ آنکھ جو راہِ خدا میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزارے۔

سوال: رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب: حضرت سیدنا وہب بن خُنْبَشٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔

سوال: حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو نبوت کب عطا کی گئی؟

جواب: حضرت سیدنا مَيْسَرَةُ الْفَخْرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ کو نبی کب بنایا گیا؟ تو لوگ کہنے لگے: یہ سوال رہنے دو۔ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اسے پوچھنے دو، میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ روح اور جسم کے درمیان میں تھے۔

سوال: حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہفتے کے کن دنوں میں روزہ رکھنا پسند فرماتے تھے؟

جواب: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دنائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا پسند فرماتے تھے۔

سوال: اللہ پاک اپنے بندے کی کس چیز کو دیکھتا ہے؟

جواب: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری صورتوں اور جسموں کو نہیں بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے عالم کی کیا تعریف بیان فرمائی؟

جواب: عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مُسْتَقْبَل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔

سوال: کن دنوں میں سفر کرنا چاہیے؟

جواب: جمعرات، ہفتہ اور پیر، حدیث شریف میں ہے۔ روزِ شنبہ (یعنی ہفتہ) قبل طُلُوعِ آفتاب (یعنی سورج نکلنے سے پہلے) جو کسی حاجت کی طلب میں نکلے اس کا ضامن میں ہوں۔

سوال: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کتنے سال کی عمر میں اسلام قبول کیا؟

جواب: ۳۸ (اڑتیس) سال

سوال: کیا دھوبی کے گھر کھانا کھانا جائز ہے؟

جواب: دھوبی کے یہاں کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ دھوبی کے یہاں کھانا ناپاک ہے محض باطل ہے۔

سوال: رُكُوع و سَجُود میں بقدرِ سُجْحَانَ اللّٰهِ کہہ لینے کے ٹھہرنا کافی ہے؟

جواب: ہاں رُكُوع و سَجُود میں اتنا ٹھہرنا فرض ہے کہ ایک بار سُجْحَانَ اللّٰهِ کہہ سکے۔

سوال: کیا قرآن کریم کی تلاوت کی اجرت لینا جائز ہے؟

جواب: قرآنِ عظیم کی تلاوت پر اجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اقراؤ القرآن ولا تاكلوا به" (ترجمہ: قرآن پڑھو اور اسے خوردنی (یعنی کھانے) کا ذریعہ نہ بناؤ۔ م) (دارمی، ص ۷ فضائل القرآن مسند احمد بن حنبل، ج ۳، ص ۳۵۷) ہاں جبکہ خاص تلاوت پر معاہدہ نہ ہو اور مثلاً ایک حافظ کو ملازم رکھا اور اس کے متعلق پھر یہ کام بھی کر دیا تو اب اسے تنخواہ لینا جائز ہے کہ وہ اجرت تلاوت قرآن کی نہیں بلکہ اس کے وقت کی اجرت ہے۔

سوال: کیا گائے کا گوشت کھانا نقصان دہ ہے؟

جواب: وہ قطعاً حلال اور نہایت غریب پرور گوشت اور بعض امزجہ (یعنی طبیعتوں) میں گوشت بُز (یعنی بکری کا گوشت) سے نافع تر (یعنی زیادہ مفید) ہے۔ بہترے گوشت کے شوقین اسے پسند کرتے اور بکری کے گوشت کو بیمار کی خوراک کہتے ہیں اور اس کی قربانی کا تو خاص قرآن عظیم میں ارشاد ہے (پاء البقرہ: ۱۷۱) اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس (یعنی گائے) کی قربانی ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کی طرف سے فرمائی۔

سوال: مصیبت زدہ شخص کو دیکھ کر کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا اَبْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا

یعنی تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے اس سے بچایا جس میں تو مبتلا ہے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کثیر لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

سوال: محمد نام رکھنے کی حدیث پاک میں کیا فضیلت آئی ہے؟

جواب: ایک حدیث میں ہے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جو میری محبت کی وجہ سے اپنے

لڑکے کا نام محمد یا احمد رکھے گا اللہ تعالیٰ باپ اور بیٹے دونوں کو بخشے گا۔"

سوال: زوال کے وقت نماز پڑھنا کیوں مکروہ ہے؟

جواب: زوال کے وقت نماز کی کراہت اس بنا پر ہے کہ جہنم کو روشن کیا جاتا ہے۔

سوال: حافظ، شہید، حاجی، اور علماء کتنے لوگوں کی شفاعت کریں گے؟

جواب: حافظ دس شخصوں کی شفاعت کرے گا اور اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس سے مشرق سے مغرب تک روشن ہو جائے اور شہید پچاس شخصوں کی، حاجی ستر کی، اور علماء بے گنتی لوگوں کی شفاعت کریں گے۔ حتیٰ کہ عالم کے ساتھ جن لوگوں کو کچھ بھی تعلق ہوگا، اُس کی شفاعت کریں گے۔

سوال: حضور ﷺ کا اسم گرامی کیا ہے؟

جواب: کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن کریم میں محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے اسماء صفات (یعنی صفاتی نام) بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی (علیہ رحمۃ اللہ الغنی) نے پانچ سو جمع فرمائے۔

سوال: کیا عقیقے کے جانور کا گوشت نانائانی داد ادا دی وغیرہ کھا سکتے ہیں؟

جواب: سب کھا سکتے ہیں "كُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَاتَّجِرُوْا" (یعنی: کھاؤ صدقہ کرو اور کارِ ثواب میں صرف کرو۔ ت)

عُقُوْذُ الدَّرِّيِّہ میں ہے 'اَحْكَامُهَا اَحْكَامُ الْاَضْحِيَّةِ' (یعنی عقیقے کے احکام قربانی کے احکام کی طرح ہیں۔

سوال: کیا محرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟

جواب: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں، یہ غلط مشہور ہے۔

سوال: کیا عورت عدت میں نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: عدت میں نکاح تو نکاح، نکاح کا پیام دینا بھی حرام ہے۔

سوال: قسم کا کفارہ کس صورت میں لازم ہوتا ہے؟

جواب: سقارہ اُس قسم کا ہوتا ہے جو آئندہ کے لئے کسی کام کے کرنے نہ کرنے پر کھائی اور اسکے خلاف کیا گزشتہ پر قسم کھانے سے سقارہ نہیں۔

سوال: ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد میں لے جانا کیسا؟

جواب: ناجائز ہے حتیٰ کہ ایک مسجد کا لوٹا بھی دوسری مسجد میں لے جانے کی ممانعت ہے۔

سوال: اپنی زندگی میں قبر تیار کروانا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ط

کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں مرے گا۔ (پ ۲۱، لقمن: ۳۴)

قبر تیار رکھنا جائز ہے البتہ تیار رکھنے کا شرعاً حکم نہیں البتہ کفن سلوا کر رکھ سکتا ہے کہ جہاں کہیں جائے اپنے ساتھ لے جائے اور قبر ہمراہ نہیں رہ سکتی۔

سوال: رزق میں برکت کی ایک خاص دعا بتائیں؟

جواب: ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خدمتِ اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضر ہوئے اور عرض کی

دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ فرمایا کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے ملائکہ کی اور جس کی برکت سے روزی دی

جاتی ہے۔ خلق دنیا آئے گی تیرے پاس ذلیل و خوار ہو کر، طلوعِ فجر کے ساتھ سو بار کہا کر "سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ" (لسان المیزان، حرف العين، الحدیث ۵۱۰۰، ج ۴، ص ۳۰۴)

اُن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سات دن گزرے تھے کہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: "حضور! دنیا

میرے پاس اس کثرت سے آئی، میں حیران ہوں کہاں اٹھاؤں کہاں رکھوں۔"

سوال: حضرت نوح علیہ کی کشتی میں آپ کے ساتھ اور کون سے نبی علیہ السلام سوار تھے؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام۔

سوال: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کون سے پہاڑ پر ٹھری؟

جواب: جو دی پہاڑ۔

سوال: حضرت نوح علیہ السلام اور کشتی میں موجود لوگوں نے سب سے پہلے جو شہر آباد کیا اس کا نام کیا رکھا؟

جواب: سب لوگ پہاڑ سے اترے اور پہلا شہر جو بسایا اس کا "سُوقُ الثَّمَانِیْنِ" نام رکھا۔

سوال: حضرت نوح علیہ السلام کتنے برس دنیا میں رہے؟

جواب: تقریباً سولہ سو سال۔

سوال: کعبہ معظمہ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں کیا فریاد کی؟

جواب: حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر اُڑتا جا رہا تھا جب کعبہ معظمہ سے گزرا تو کعبہ رویا اور بارگاہِ اُحدیت میں (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور) عرض کی کہ "ایک نبی تیرے انبیاء سے اور ایک لشکر تیرے لشکروں سے گزرا نہ مجھ میں اُترا، نہ نماز پڑھی۔" اس پر ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: "نہ رو! میں تیرا حج اپنے بندوں پر فرض کروں گا جو تیری طرف ایسے ٹوٹیں گے جیسے پرند اپنے گھونسلے کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اُوٹنی اپنے بچہ کے شوق میں اور تجھ میں نبی آخر الزماں کو پیدا کروں گا جو مجھے سب انبیاء سے زیادہ پیارا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔"

سوال: امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے گناہ کبیرہ کی تعداد کتنی بیان فرمائی؟

جواب: سات سو۔ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، سورۃ النساء تحت الایۃ ۳۱، ج ۳، ص ۱۱۲)

سوال: وسوسے دور کرنے کیلئے کیا پڑھا جائے؟

جواب: اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (یعنی

: میں اللہ ورسول پر ایمان لایا وہی اول و آخر، وہی ظاہر و باطن ہے اور وہی ہر چیز کو جانتا ہے۔) پڑھنے سے وسوسے رفع ہو جاتے ہیں بلکہ صرف اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ہی کہنے سے دُور ہو جاتے ہیں۔

سوال: اگر ریائے کے لئے نماز روزہ رکھا تو فرض ادا ہو گیا یا نہیں؟

جواب: فقہی نماز روزہ ہو جائے گا کہ مُفْسِدٌ (یعنی نماز یا روزہ توڑنے والا کوئی کام) نہ پایا گیا، ثواب نہ ملے گا، بلکہ عذابِ نار کا مستحق ہوگا۔ روزِ قیامت اُس سے کہا جائے گا: "او فاجر! او غادر! او خاسر! او کافر! تیرا عمل حبط (یعنی ضائع) ہوا، اپنا اجر اُس سے مانگ جس کے لئے کرتا تھا۔" یہی ایک برائی ریائی کی مذمت کو کافی ہے۔

سوال: عذاب فقط رُوح کو ہوتا ہے یا جسم کو بھی؟

جواب: رُوح و جسم دونوں پر، یوں ہی ثواب بھی۔

سوال: داڑھی منڈانا اور کتر وانا گناہِ صغیرہ ہے یا کبیرہ؟

جواب: کتر وانا یا منڈ وانا ایک دفعہ کا صغیرہ گناہ ہے اور عادت سے کبیرہ جس سے فاسق مُعَلِن (یعنی علانیہ کبیرہ گناہ کرنے والا) ہو جائے گا، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب، اگر اعادہ نہ کیا گیا (یعنی دوبارہ نہ پڑھی تو) گناہ گار ہوگا۔

سوال: سجدے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: سجدے چار قسم (کے) ہیں: (۱) سجدہ نماز (۲) سجدہ تلاوت (۳) سجدہ سہو (۴) سجدہ شکر۔

سوال: کھانا کھانے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: داہنا پاؤں کھڑا ہو اور بائیں بچھا اور روٹی بائیں ہاتھ میں لے کر داہنے سے توڑنا چاہیئے۔ ایک ہاتھ سے توڑ کر کھانا اور دوسرا ہاتھ نہ لگانا عادتِ مُتَّبِعْرِبُّن (یعنی تکبر کرنے والوں کی عادت) ہے۔

سوال: حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کاک کی کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں چند مسافر حاضر ہوئے، حضور کے یہاں اس وقت کچھ سامانِ خورد و نوش (یعنی کھانے پینے کا سامان) موجود نہ تھا غیب سے کاک (روٹیاں) آئیں جو سب کو کانی و وانی ہو گئیں جب سے آپ کاکی مشہور ہو گئے۔

سوال: پہلی صف میں نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حدیث میں فرمایا گیا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ صفِ اول میں نماز پڑھنے کا اس قدر ثواب ہے تو ضرور اس پر قرعہ اندازی کرتے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الصف الاول، الحدیث ۷۲۱، ج ۱، ص ۲۵۶) یعنی ہر ایک صفِ اول میں کھڑا ہونا چاہتا اور جگہ کی تنگی کے سبب قرعہ برداری (یعنی نام کی پرچی نکالنے) پر فیصلہ ہوتا۔

سوال: سُوال: بعض لوگوں کا انداز زندگی دیکھنے کے بعد لوگ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے کتراتے ہیں، انہیں اتنا دیکھ کر راستہ بدل دیتے ہیں اور ان کے شر سے بچنے کے لیے اُن کی عزت کرتے ہیں جبکہ وہ اسے اپنا رُعب سمجھتے ہیں تو ان کا اسے اپنا رُعب سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: وہ شخص بُرا ہے کہ جس کے شر سے بچنے کے لیے لوگ اس کی عزت کریں۔

سوال: باب المدینہ کراچی میں موجود سمندر کا نام کیا ہے؟

جواب: باب المدینہ (کراچی) میں جو سمندر ہے اس کا نام ”بحر عرب“ ہے۔

سوال: باب المدینہ کراچی میں موجود سمندر کو بحر عرب کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ یہ حجازِ مُقَدَّس کو چُومنے جاتا ہے۔

سوال: کیا ہر وہ عمل جو مرد کے لیے سنت ہے وہ عورت کے لیے بھی سنت ہوگا؟



جواب: ایسا نہیں ہو سکتا کہ مرد اور عورت کے لیے ساری سنتیں ایک جیسی ہوں مثلاً داڑھی رکھنا مرد کے لیے سنت ہے لیکن عورت کے لیے سنت نہیں ہے بلکہ عورت کی داڑھی نکل آئے تو اس کے لیے مُسْتَحَب ہے کہ اسے صاف کر دے۔ یوں ہی عمامہ باندھنا مرد کے لیے سنت ہے مگر عورت عمامہ نہیں باندھے گی۔ البتہ ایسی بہت ساری سنتیں ہیں جو مرد اور عورت دونوں کے حق میں یکساں سنت ہیں۔

سوال: ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے: جو کوئی ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو جنت میں جانے کے لیے صرف موت رکاوٹ ہوتی ہے اور پڑھنے والا مرتے ہی جنت میں جائے گا۔

سوال: لوگوں کا مذاق اڑانے والوں کے متعلق حدیث پاک میں کیا وعید بیان کی گئی ہے؟

جواب: رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کا مذاق اڑانے والے کے سامنے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ، تو وہ بہت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے سامنے آئے گا مگر جیسے ہی وہ دروازے کے پاس پہنچے گا وہ دروازہ بند ہو جائے گا، پھر ایک دوسرا جنت کا دروازہ کھلے گا اور اس کو پکارا جائے گا: آؤ یہاں آؤ، چنانچہ یہ بے چینی اور رنج و غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے پاس جائے گا تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا، اسی طرح اس کے ساتھ معاملہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ دروازہ کھلے گا اور پکار پڑے گی تو وہ ناامیدی کی وجہ سے نہیں جائے گا۔ (اس طرح وہ جنت میں داخل ہونے سے محروم رہے گا)

سوال: ضمیر کیا ہے؟

جواب: ضمیر کوئی گوشت کا لو تھڑا نہیں بلکہ اندرونی احساس کا نام ضمیر ہے، اسے نَفْسِ لَوَّامَةٌ یعنی ملامت کرنے والا نفس بھی کہتے ہیں۔ جب بندہ گناہ کر بیٹھے اور اس کا نَفْسِ لَوَّامَةٌ ہو تو وہ نادام اور پشیمان ہوتا ہے شرمندگی محسوس کرتا ہے اور جب بندہ شرمندہ ہوگا تو توبہ کرے گا توبہ کرے گا تو گناہ مُعَاف ہوگا۔

سوال: اَلتَّوْبَةُ كَمَا تَرَجَمَ ہے؟

جواب: شرمندگی توبہ ہے۔

سوال: صُحْبَتِ صَلِّ الْمُرَاضِلُ كُنْدَ صُحْبَتِ طَلِّ الْمُرَاطِلِ كُنْدَ اس شعر کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ”یعنی اچھے کی صحبت تجھے اچھا بنا دے گی اور بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنا دے گی۔“

سوال: کبیرات میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: رات میں ناخن کاٹنا جائز ہے۔ عوام میں یہ غلط مشہور ہے کہ رات میں ناخن کاٹنا منع ہے۔

سوال: کیا دکان یا کاروباری جگہ پر ناخن کاٹنے سے نحوست ہوتی ہے؟

جواب: اگر ناخن کاٹنے کے سبب دُکان میں نحوست آتی ہوتی تو پھر گھر میں بھی نہ کاٹے جائیں کہ وہاں بھی نحوست ہو گی۔ بہر حال ناخن کاٹنا نحوست کا سبب نہیں بلکہ 40 دن کے اندر ناخن کاٹنا مُنّت ہے۔ اگر 40 دن سے زیادہ ہو گئے اور اب تک ناخن نہیں کاٹے تو بندہ گناہ گار ہو گا۔

سوال: کیا زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں زیادہ ہنسنے سے دل مُردہ ہوتا ہے بعض لوگ ہنسنے میں زور زور سے آوازیں نکالتے ہیں تو یہ ہنسی نہیں بلکہ قہقہہ اور ٹھٹھہ مار کر ہنسنا کہلاتا ہے۔ صرف ہنسنا (کہ آواز اپنے تنک رہے اسے) صُحک بولتے ہیں اور اس کی کثرت سے بھی دل مُردہ ہو جاتا ہے۔ صرف مسکرا کر انا تَبَسُّم کہلاتا ہے اگر کوئی زیادہ مسکراتا ہے تو اس سے دل مُردہ نہیں ہوتا۔

سوال: ملازمت کے تبادلے کا وظیفہ بتائیں؟

جواب: ظہر کی نماز کے بعد 11 یا 21 یا 41 بار سُوْرَةُ اللَّهْبِ ہر بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ پڑھیے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ حَسْبِ خَوَافِشِ تَبَادُلِهِ هُوَ جَائِزٌ۔

سوال: شیطان کو کب موت آئے گی؟

جواب: شیطان قیامت تک زندہ رہے گا اور پھر قیامت قائم ہونے سے کچھ پہلے اسے موت آئے گی۔

سوال: حضرت سَیِّدُنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انار کا ایک ایک دانہ تناول فرماتے کسی نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت سَیِّدُنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انار کا ایک ایک دانہ تناول فرماتے یعنی کھا لیتے تھے، کسی نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ زمین میں کوئی بھی انار کا درخت ایسا نہیں ہے کہ جسے بار دار (یعنی پھل کے قابل) کرنے کے لیے اس میں جنتی انار سے دانہ نہ ڈالا جاتا ہو تو ہو سکتا ہے یہ وہی دانہ ہو۔

سوال: کیا پچھلی اُمتوں میں بھی اِعتِکَاف ہوتا تھا یا یہ اُمتِ محمدیہ کے لیے خاص ہے؟

جواب: اِعتِکَاف بہت ہی پُرانی عبادت ہے جیسا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے ﴿وَعَهْدًا إِلَىٰ اٰبْرٰهٖمَ وَاِسْلٰعِیْلَ اَنْ طَهَّرَا بَیْتِیْ

لِلطّٰفِیْنِ وَالْعَکِیْفِیْنَ وَالرُّکْمِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَعَهْدًا نَّآلِیْ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْلٰعِیْلَ اَنْ طَهَّرَا بَیْتِیْ لِلطّٰفِیْنِ وَالْعَکِیْفِیْنَ وَالرُّکْمِ

السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسلعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف

والوں اور اِعتِکَاف والوں اور رُکُوع و سِجُود والوں کیلئے۔

## نہ آسمان کویوں سرکشیدہ ہونا تھا

نہ آسمان کویوں سرکشیدہ ہونا تھا  
حضورِ خاکِ مدینہ خمیدہ ہونا تھا

اگر گلوں کو خزاں نارسیدہ ہونا تھا  
کنارِ خارِ مدینہ دمیدہ ہونا تھا

حضور اُن کے خلافِ ادب تھی بیتابی  
میری امید! تجھے آرمیدہ ہونا تھا

کنارِ خاکِ مدینہ میں راحتیں ملتیں  
دلِ حزیں! تجھے آشک چکیدہ ہونا تھا

پناہِ دامنِ دشتِ حرم میں چین آتا  
نہ صبرِ دل کو غزالِ رمیدہ ہونا تھا

یہ کیسے کھلتا کہ انکے سوا شفیع نہیں  
عبث نہ اوروں کے آگے تپیدہ ہونا تھا

ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہِ کامل کو  
سلامِ ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

لَا مَلَنَّا (1) جَهَنَّمَ تَهَا وَعُدَّهٗ اَزَلٰی  
نہ منکروں کا عبث بد عقیدہ ہونا تھا

نسیم کیوں نہ شمیم ان کی طیبہ سے لاتی  
کہ صبحِ گل کو گریباں دریدہ ہونا تھا

ٹپکتارنگ جنوں عشقِ شہ میں ہر گل سے  
رگِ بہار کو نشترِ رسیدہ ہونا تھا

بجا تھا عرش پہ خاکِ مزارِ پاک کو ناز

کہ تجھ ساعرش نشیں آفریدہ ہونا تھا

گزر تے جان سے اک شور ”یا حبیب“ کے ساتھ  
فغاں کونالہ سحلق بریدہ ہونا تھا

مرے کریم گنہ زہر ہے مگر آخر  
کوئی تو شہد شفاعت چشیدہ ہونا تھا

جوسنگ درپہ جبین سائیوں میں تھا مٹنا  
تو میری جان شرار جہیدہ ہونا تھا

تری قبا کے نہ کیوں نیچے نیچے دامن ہوں  
کہ خاکساروں سے یاں کب کشیدہ ہونا تھا

رضا جودل کو بنانا تھا جلوہ گاہ حبیب  
تو پیارے قید خودی سے رہیدہ ہونا تھا

### گزرے جس راہ سے وہ سیّد والا ہو کر

گزرے جس راہ سے وہ سیّد والا ہو کر  
رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہو کر

رُخ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی  
رہ گیا بوسہ دہ نقش کف پا ہو کر

وَاے محرومی قسمت کہ میں پھراب کی برس  
رہ گیا ہمرہ زوار مدینہ ہو کر

چمن طیبہ ہے وہ باغ کہ مرغ سدرہ  
برسوں چمکے ہیں جہاں بلبل شیدا ہو کر

صُرّ صرّ دشت مدینہ کا مگر آ یا خیال  
رَشکِ گلشن جو بنا غنچہ بول وا ہو کر

گوشِ شہ کہتے ہیں فریاد رسی کو ہم ہیں

وعدہ چشم ہے بخشائیں گے گویا ہو کر

پائے شہ پر گرے یارب تپش مہر سے جب  
دل بے تاب اڑے حشر میں پارا ہو کر

ہے یہ امید رضا کو تری رحمت سے شہا  
نہ ہو زندانی دوزخ ترا بندہ ہو کر

### ہے کلام الہی میں شمس و ضحے ترے چہرئہ نور فزا کی قسم

ہے کلام الہی میں شمس و ضحے ترے چہرئہ نور فزا کی قسم  
قسم شب تار میں رازیہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دو تا کی قسم

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خُلق کو حق نے جمیل کیا  
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالق حُسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا  
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرمِ راز ہے روحِ امیں  
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالقِ ارض و سماوہ رسول ہیں تیرے میں بندہ ترا  
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم

تُو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا  
مجھے جلوئہ پاکِ رسول دکھا تجھے اپنے ہی عز و علا کی قسم

میرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا  
تُو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواوہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جنناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں  
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہدیٰ مجھے شوخی طبعِ رضا کی قسم

## اُٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے

اُٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے  
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

نہیں وہ میٹھی نگاہ والا خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما  
غضب سے اُن کے خدا بچائے جلال باری عتاب میں ہے

جلی جلی بُو سے اُس کی پیدا ہے سوزش عشقِ چشم والا  
کبابِ آہو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے

اُنہیں کی بُو مایہ سمن ہے اُنہیں کا جلوہ چمن چمن ہے  
اُنہیں سے گلشن مہک رہے ہیں اُنہیں کی رنگت گلاب میں ہے

تری جلو میں ہے ماہِ طیبہ ہلال ہر مرگ و زندگی کا!  
حیات جاں کار کاب میں ہے ممت اعدا کا ڈاب میں ہے

سیہ لباسانِ دار دنیا و سبز پوشانِ عرشِ اعلیٰ  
ہر اک ہے ان کے کرم کا پیاسا یہ فیض اُن کی جناب میں ہے

وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے  
گلاب گلشن میں دیکھے بلبلی یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

جلی ہے سوز جگر سے جاں تک ہے طالبِ جلوئے مبارک

دکھا دو وہ لب کہ آبِ حیا کا لطف جن کے خطاب میں ہے

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور!

بتا دو آکر مرے پیمبر کہ سخت مشکلِ جواب میں ہے

خداے تمہارے غضب پر کھلے ہیں بد کاریوں کے دفتر  
بچالو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے  
بتاؤ اے مفلسو! کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے  
گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں اُمنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں  
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیے بے قدر کونہ شرما  
تُو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

### بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے  
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

کھبتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے  
چھبتی ہوئی جگر میں صدا کس گجر کی ہے

ڈالیں ہری ہری ہیں تو بایں بھری بھری  
کشتِ ائل پری ہے یہ بارش کدھر کی ہے

ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے  
سو نپا خدا کو یہ عظمت کس سفر کی ہے

ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ  
ہم پر نثار<sup>[1]</sup> ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

کالک جبین کی سجدہ در سے چھڑاؤ گے

مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے

دُوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے  
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار  
ابرِ کرم سے عرض یہ میزاب زر کی ہے

آغوشِ شوق کھولے ہے جن کے لئے حطیم  
وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دُھن کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ  
اوپاؤں رکھنے والے یہ جا چشمِ دوسر کی ہے

واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جانِ نو  
یہ راہِ جاں فزا مرے مولیٰ کے در کی ہے

گھڑیاں گنی ہیں برسوں کہ یہ سُب گھڑی<sup>[4]</sup> پھری  
مرمر کے پھر یہ سلِ مرے سینے سے سر کی ہے

اللہ اُکبَر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک  
حسرت ملا نکہ کو جہاں وُضِع سر کی ہے

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرِو!  
گُرسی سے اُونچی گُرسی اسی پاک گھر کی ہے  
عشاقِ روضہ سجدہ میں سُوئے حرم جھکے  
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے

یہ گھر یہ در ہے اس کا جو گھر در سے پاک ہے  
مژدہ ہو بے گھر و کہ صلا ایچھے گھر کی ہے



محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قبۂ میں  
پہلو میں جلوہ گاہِ عتیق و عمر کی ہے

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود!  
بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارشِ دُرر کی ہے

سعدین کا قرآن ہے پہلوئے ماہ میں  
جُھر مٹ کیے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام  
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے  
زُخست ہی بار گاہ سے بس اس قدر کی ہے

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب  
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے

اے وائے بے کسی تمنا کہ اب اُمید  
دن کونہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروروں کی آس جائے  
اور بار گاہِ مرحمت عام ترکی ہے

معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار  
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

زندہ رہیں تو حاضریِ بارگہ نصیب  
مر جائیں تو حیاتِ ابد عیش گھر کی ہے

مفلس اور ایسے در سے پھرے بے غنی ہوئے

چاندی ہراک طرح تو یہاں گدیہ گر کی ہے

جاناں پہ تکیہ خاک نہالی ہے دل نہال  
ہاں بے نواؤ خوب یہ صورت گزر کی ہے

ہیں چتر و تخت سایہ دیوار و خاکِ در  
شاہوں کو کب نصیب یہ دھج کڑو فر کی ہے

اس پاک کو میں خاک بسر سر بخاک ہیں  
سمجھے ہیں کچھ یہی جو حقیقت بسر<sup>[2]</sup> کی ہے

کیوں تاجدارو! خواب میں دیکھی کبھی یہ شے  
جو آج جھولیوں میں گدایانِ در کی ہے

جار و کشوں<sup>[1]</sup> میں چہرے لکھے ہیں ملوک کے  
وہ بھی کہاں نصیب فقط نام بھر کی ہے

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند  
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت مگر کی ہے

عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو!  
مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے

شانِ جمالِ طیبہِ جاناں ہے نفع محض!  
وسعتِ جلالِ مکہ میں سود و ضرر کی ہے

کعبہ ہے بے شک انجمنِ آراؤ لہن مگر  
ساری بہار دُلہنوں میں دُلہا کے گھر کی ہے

کعبہ دُلہن ہے تربتِ اطہر نئی دُلہن  
یہ رشکِ آفتاب وہ غیرتِ قمر کی ہے

دونوں بنیں سجیلی انیلی بنی مگر

جو پی کے پاس ہے وہ سہاگن کنور<sup>[3]</sup> کی ہے

سر سبز<sup>[4]</sup> وصل یہ ہے سیہ پوش ہجر وہ  
چمکی دوپٹوں سے ہے جو حالت جگر کی ہے

ماوشٹا<sup>[5]</sup> تو کیا کہ خلیل جلیل کو  
کل دیکھنا کہ اُن سے تمنا نظر کی ہے

اپنا شرف دُعا سے ہے باقی رہا قبول  
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

جو چاہے ان سے مانگ کہ دونوں جہاں کی خیر  
زر ناخریدہ ایک کنیز اُن کے گھر کی ہے

رُومی غلام دن حبشی باندیاں شبیں  
گنتی کنیز زادوں میں شام و سحر کی ہے

اتنا عجب بلندی جنت پہ کس لئے  
دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اونچے گھر کی ہے

عرش بریں پہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ  
اُتری ہوئی شبیہ ترے بام و در کی ہے

وہ خلد جس میں اُترے گی اُبرار کی برات  
ادنیٰ نچھا اور اس مرے دُلہا کے سر کی ہے

عنبر زمیں عبیر ہو امشک تر غبار!  
ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہ گزر کی ہے

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ آدب کہاں  
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے  
سرکار میں نہ ”لا“ ہے نہ حاجت ”اگر“ کی ہے

اُف بے حیاتیاں کہ یہ مُنہ اور تڑے حضور  
ہاں تو کریم ہے تری خود گزر کی ہے

تجھ سے چھپاؤں مُنہ تو کروں کس کے سامنے  
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں  
کیا پرسش اور جا بھی سگ بے ہنر کی ہے

باپ عطا تو یہ ہے جو بہکا ادھر ادھر  
کیسی خرابی اس نگھرے دَر بدر کی ہے

آباد ایک دَر ہے تَر اور تَرے <sup>[1]</sup> سوا  
جو بارگاہ دیکھیے غیرت کھنڈر کی ہے

لب واہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں  
کتنے مزے کی بھیک تَرے پاک دَر کی ہے

گھیر اندھیروں نے دُبائی ہے چاند کی  
تنہا ہوں کالی رات ہے منزل خطر کی ہے

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج  
یہ ساری گتھی اک تری سیدھی نظر کی ہے

ایسی بندھی نصیب کھلے مشکلیں کھلیں  
دونوں جہاں میں دُھوم تمہاری کمر کی ہے

جنت نہ دیں ، نہ دیں ، تری رویت ہو خیر سے

اس گل کے آگے کس کو ہوس برگ و برگ کی ہے

شریت<sup>[2]</sup> نہ دیں ، نہ دیں ، تو کرے بات لطف سے  
یہ شہد ہو تو پھر کسے پروا شکر کی ہے

میں خانہ زاد کہنہ ہوں صورت لکھی ہوئی  
بندوں کنیزوں میں مرے مادر پدر کی ہے

منگنا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی  
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

سنکی وہ دیکھ باد شفاعت کہ دے ہوا  
یہ آبر و رضا<sup>[1]</sup> ترے دامانِ ترکی ہے